REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۱۷ شہادت ۱۳۳۸ھش ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء نمبر ۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ اپریل۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عرصہ سے کمر اور پاؤں میں درد کے باعث ناساز چلی آرہی ہے۔ معمولی افاقہ کے بعد مزید فرق نہیں پڑا ہے احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

امریکہ میں وزارتِ خارجہ کے عہدہ سے مسٹر ڈلس کے استعفیٰ کا اعلان کر دیا گیا

وہ بیرونی مشیر کی حیثیت سے صدر آئزن ہاور کی مدد کرتے رہیں گے۔ بین الاقوامی طور پر شاندار خدمات کا اعتراف

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ گزشتہ رات صدر آئزن ہاور نے وزارت خارجہ کے عہدہ سے مسٹر جان فاسٹر ڈلس کے استعفیٰ کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے یہ اعلان جارجیا میں اپنے تعطیلات کے مستقر پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے جب یہ اعلان کیا۔ تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ انہوں نے کہا مجھے افسوس سے یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ مسٹر ڈلس اب کام کے قابل نہیں ہیں۔ اس لئے وہ وزارت خارجہ کی عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اب میں عنقریب مسٹر ڈلس کا جانشین تلاش کروں گا۔ انہوں نے اس امر کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ کہ آیا موجودہ قائمقام وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر کو ان کے جانشین کے طور پر مقرر کیا جائے گا۔ جب ایک اخبار نویس نے اس بارہ میں وضاحت طلب کی تو صدر آئزن نے کہا۔ .... میرے نزدیک امریکہ میں کئی آدمی ایسے ہیں جو اس ذمہ داری کو باحسن وجوہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا تاہم مسٹر ڈلس بیرونی مشیر کے طور پر میری مدد کرتے رہیں گے۔ انہوں نے مسٹر ڈلس کی خدمات اور ان کی عظیم صلاحیتوں کی بہت تعریف کی۔ اور کہا میری نگاہ میں وہ کئی لحاظ سے امریکہ کے قابل ترین آدمی ہیں۔ مسٹر ڈلس کے استعفیٰ کا اعلان ان کے معالجوں کی اس رپورٹ پر چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد کیا گیا۔ کہ جو سرطان ان کے پیٹ میں تھا۔ وہ غالباً اب ریڑھ کی ہڈی میں گردن کے قریب تک پھیل گیا ہے۔

مسٹر ڈلس کو ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بین الاقوامی طور پر خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے ان کے استعفیٰ کی خبر سن کر کہا۔ مسٹر ڈلس انتہائی فرض شناس آدمی ہیں۔ برطانوی وزیر خارجہ نے ان کی سبکدوشی کو مغرب کے ۲ لئے ایک عظیم نقصان سے تعبیر کیا۔ بون کے سرکاری حلقوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ بین الاقوامی امور سے مسٹر ڈلس کی لاتعلقی کو مغربی جرمنی خاص طور پر محسوس کرے گا پاکستانی سفیر مقیم واشنگٹن مسٹر عزیز احمد نے کہا۔ مسٹر ڈلس کا مستعفی ہونا امریکہ کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ پوری آزاد دنیا کے لئے زبردست نقصان کی حیثیت رکھتا ہے۔

دلائی لامہ ہفتہ کے روز پہلی بار ایک پبلک اجتماع میں شریک ہونگے

چالیس تبتی باشندوں کی ایک اور جماعت بومڈیلا پہنچ گئی

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ دلائی لامہ جو آجکل سرحدی گاؤں بومڈیلا میں ہیں۔ ہفتہ کے روز پہلی بار ایک اجتماع میں شریک ہو کر چین کے اس دعوے کی تردید کریں گے کہ انہیں باغیوں نے اغوا کرنے کے بعد اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ یہ اجتماع آسام میں تیج پور کے قریب منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں وہ بدھوں کو اپنی موجودگی سے برکت دیں گے۔ دریں اثناء ۴۰ تبتی باشندوں کی ایک اور جماعت تبت سے فرار ہونے کے بعد بومڈیلا میں دلائی لامہ سے آملی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے دلائی لامہ تیج پور سے منسوری جائیں گے۔ جہاں ۲۴ اپریل کو پنڈت نہرو ان سے ملاقات کریں گے۔

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ مشرقی پنجاب میں فیروزپور کے قریب دریائے ستلج میں ایک کشتی الٹنے سے ۱۲ اشخاص ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

یوم افریقہ کے موقعہ پر انکرومہ کی تقریر

اکرا ۱۶ اپریل۔ کل یوم افریقہ کے موقعہ پر غانا کے وزیر اعظم ڈاکٹر کوامی انکرومہ نے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ افریقہ افریقہ والوں کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا یورپ والوں کو محض اس لئے کہ وہ افریقہ میں آکر آباد ہو گئے ہیں ملکیتی حقوق حاصل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے مزید کہا افریقہ میں جب تک ایک بھی نوآبادی موجود ہے اس وقت تک بر اعظم میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں کسی وقت بھی جارحیت سر اٹھا سکتی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں نیاسالینڈ کے واقعات کا بھی ذکر کیا۔ اور اس سلسلہ میں افریقی باشندوں پر جو ظلم روا رکھا گیا ہے۔ اس کی پُر زور مذمت کی۔

بیگم شیخ عبداللہ کی اپیل

مظفر آباد ۱۶ اپریل۔ بیگم شیخ محمد عبداللہ نے نے بھارتی مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ شیر کشمیر کی رہائی تک دل کھول کر رقوم دیں۔ بیگم صاحبہ کی یہ اپیل چھپوا کر ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کی گئی۔

پروفیسر سلام کیپٹن کے تحقیقاتی ادارے میں

کراچی ۱۶ اپریل۔ لنڈن یونیورسٹی کے امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں شعبہ ریاضیات کے صدر پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے جو ان دنوں پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ کل پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کاٹن ریسرچ اینڈ ٹیکنالوجی کا معائنہ فرمایا۔ آپ کے تشریف لانے پر پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی کے نائب صدر میاں محمد شفیع نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو انسٹی ٹیوٹ کے متعدد شعبہ جات دکھلائے۔

عراقی وفد ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۱۶ اپریل۔ عراق کا ثقافتی وفد محمد علی عبد الجبار کی قیادت میں کل لاہور سے ڈھاکہ پہنچ گیا۔ ہوائی اڈہ پر انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور عراق کے درمیان بہت قدیم تعلقات ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان نہ صرف ثقافتی رشتے موجود ہیں۔ بلکہ مذہبی رشتے نے انہیں ایک دوسرے سے اور بھی زیادہ قریب کر رکھا ہے۔

اردن میں ۳۰ کمیونسٹوں کی گرفتاری

عمان ۱۶ اپریل۔ پچھلے دو روز میں اردن کے تیس کمیونسٹوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں سے بیشتر کو عمان سے ۱۵ میل دور حراست میں لیا گیا۔ پولیس نے ۳ اشخاص کو منگل کی رات خطرناک کمیونسٹ ہونے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں متعدد مقامات پر چھاپے مارے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۷ اپریل ۱۹۵۹ء

مشکلات

دنیا میں شاید ہی کوئی نام کا مسلمان بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کی یہ خواہش نہ ہو کہ نہ صرف کسی ایک ملک میں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی قانون رائج ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ پاکستان مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک بنانے کی غرض یہی تھی کہ یہاں مسلمان آزادی سے اپنے تصورات کے مطابق زندگی بسر کریں اور اس میں روکاوٹیں حائل نہ ہوں۔ چنانچہ خود قائد اعظم نے بارہا اس بات کی تشریح کی تھی۔ کہ پاکستان کا قانون قرآن کریم کا قانون ہوگا۔ یہ درست ہے لیکن بعض دوستوں نے جو دراصل پاکستان کی تعمیر کے خلاف تھے۔ ایک ایسی تحریک شروع کر دی۔ جس کا بظاہر مطلب تو یہی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی غرض یہاں اسلامی قانون رائج کرنا ہے۔ مگر اس کا طریق کار ایسا رہا ہے جس کو تخریبی کہا جا سکتا ہے۔

پچھلے دنوں جب وزیر خارجہ بعض معلومات حاصل کرنے کے لئے دورہ کر رہے تھے۔ تو مختلف مقامات پر آپ سے اسلامی قانون کے متعلق سوالات کئے گئے۔ آپ نے بالوضاحت ہر بار کہا کہ اس موقعہ پر اس بحث میں پڑنا کہ ملک کا آئین کیا ہوگا۔ وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے لیکن تاہم آپ نے اسلامی قانون کی تدوین کے متعلق جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کا بھی ذکر کیا۔ بعض اخبارات نے وزیر خارجہ کے بیانات پر تنقید بھی کی۔

اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ پاکستان ایسے اسلامی ملک میں جو قانون بھی بنایا جائے وہ اسلام اور قرآن و سنت کی روشنی میں بنایا جانا چاہیئے۔ لیکن جن مشکلات کی طرف وزیر خارجہ نے اشارہ کیا ہے وہ خیالی نہیں ہیں۔ اس سے پہلے ترکی میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ ترکی میں بھی بعض لوگوں نے زور دیا تھا کہ ترکی کا قانون اسلامی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس امر کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی کا کیا حشر ہوا۔ وہ ایک ترکی پروفیسر جناب حفظی تیمور کی زبانی سنیئے۔ آپ نے یہ بیان اپنی ایک تقریر میں دیا تھا جو آپ نے امریکن پرنسٹن یونیورسٹی اور امریکن کانگریس: لائبریری میں کی تھی اور جس کا اردو ترجمہ "طلوع اسلام" دسمبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"۱۹۲۳ء میں جب لوزان کانفرنس ختم ہوئی ترکی میں ایک نیا دستور اور نیا دور حکومت شروع ہوا۔ اس نے ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی۔ کہ پورے ملک اور ساری رعایا کے لئے تعلقات قانونی یعنے حقوق و فرائض اور ذمہ داریوں کا ایک عمومی یکساں اور مستقل و مؤثر نظام قائم کیا جائے۔ اس کمیٹی کو یہ خاص ہدایت تھی کہ . . . . اپنی سفارشات میں موجودہ احکام و ضوابط کا شرع اسلامی ہی سے ماخوذ اور مدون ہونے چاہئیں کیونکہ (وہ سمجھتے تھے کہ) تمام ضروریات قومی اور قانون و ضابطہ کار کی تدوین کے لئے فقہ اسلامی میں سارا مواد موجود ہے۔ لیکن آغاز کار ہی جو بحثیں چھڑیں۔ اور جو ناقابل توافق نظریے پیش ہوئے ان سے یہ صاف محسوس ہونے لگا۔ کہ قدم قدم پر روکاوٹ ہے۔ اور ایک قدم بھی آگے بڑھنا دشوار ہے۔ ہر مسئلے اور ہر سوال کا ایک جدا حل پیش ہوا۔ مختلف اور متضاد رائیں سامنے آئیں۔ احکام شرعی کی ماہیت و تعبیر اور حدیثوں اور آیتوں کے معانی میں قوانین و ہم آہنگی ناممکن ہوئیں۔ اسناد پر بحثیں ہوئیں۔ اور نزاعات کا سلسلہ بڑھتا گیا۔ قسم قسم کے فتوے اور عجیب عجیب رائیں پیش ہوئیں اور حدیثوں کے اسناد اور صحت و معقولیت کے اعتبار سے کسی امر پر اتفاق کرنا محال نظر آیا۔ کمیٹی ایک برس تک رد و قدح کر کے بالآخر تھک کر عاجز ہو گئی۔ اور کام بند کر دینا پڑا۔ پس بعد غور کامل حکومت اس نتیجہ پر پہنچی کہ شرعی بنیادوں پر عمومی قانون بنانا ناممکن ہے اور سوائے اس کے کچھ چارہ کار نہیں کہ ترکیہ کے قومی قوانین ممالک مغربی کے جدید نظام قوانین ہی بڑھا دیئے جائیں۔ اب کی بار جو کمیٹی مقرر ہوئی اس نے قانون اور ضابطہ کے بالکل نئے مسودے پیش کئے۔ سوئٹزرلینڈ کا سول کوڈ اطالیہ کا قانون تعزیرات جرمنی و اٹلی کے بری و بحری تجارت کے قوانین اور نیوچاٹل کے نمونہ کے قوانین ضابطہ مدون ہوئے۔ یہ تمام قوانین مجلس ملی کبیر کو پسند آئے اور منظور ہو گئے۔ رفتہ رفتہ دوسرے قوانین کا بھی اسی طرح نفاذ ہوتا گیا۔

یہ وسیع پیمانے کی قانون سازی جو اتاترک کی راہ نمائی میں انجام پائی۔ کوئی دفع الوقتی نہ تھی۔ اور نہ یورپ کے نظام قوانین کی نامعقول اور اندھا دھند تقلید۔ دراصل یہ ایک حل تھا صدیوں کے مناقشات و اختلافات کا جو شرعی قوانین کے نفاذ میں پیدا ہو رہے تھے بایں ہمہ یہ ہمہ گیر تبدیلی ایک مذہب کے قانون کو ترک کر کے دوسرے مذہبی قوانین کو اختیار کرنے کے مترادف بھی نہ تھی۔ کیونکہ مغرب کا نظام قوانین بالکلیہ غیر مذہبی بنیادوں پر قائم ہے اور مذہبی عقائد و رسومات سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ یہ ایک عظیم تبدیلی ایک انقلاب تھا جو دفعتہً رونما ہوا۔ وقت وہ تھا کہ ترکوں کے قدم ابھی پوری طرح میدان سیاست میں جمے نہ تھے۔ اس رواداری اور عجلت میں کچھ افراط و تفریط ہو گئی۔ جو بے اطمینانی اور انتشار کے زمانہ کی ہر تحریک میں ہوا ہی کرتی ہے۔ چنانچہ بعد میں وقتاً فوقتاً ترمیمیں ہوتی رہیں۔ اور اب یہ واضح ہو جاتا رہا ہے کہ کہاں کہاں ہنوز اصلاح کی گنجائش باقی ہے۔"

ہم نے یہ مثال اس لئے پیش نہیں کی کہ نعوذ باللہ ہماری یہ رائے ہے کہ ہمیں بھی ترکوں کی تقلید کرنا چاہیئے حاشا وکلا ہمارا مطلب اس مثال کے پیش کرنے سے صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ جو لوگ اسلامی قانون کے نفاذ میں تعجیل سے کام لے رہے ہیں وہ ان مشکلات کا اندازہ نہیں کرتے جو اس راستہ میں پیدا ہو سکتی ہیں ان مشکلات کا حل محض یہ کہکر نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ یہاں کے ۳۳ علماء نے کیا ہوگا۔ "جہاں تک شخصی قوانین کا تعلق ہے قرآن و سنت کا مفہوم وہ لیا جائے گا۔ جو اس فرقہ کے نزدیک قابل عمل ہو۔ جس سے وہ خود متعلق ہے۔" پھر انہی علماء نے "مسلّمہ اسلامی فرقوں" کی ایک نئی اصطلاح بنائی جس کا شاید یہ مطلب ہے۔ کہ اگر کوئی غیر مسلم اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہ کسی مسلّمہ فرقہ میں شامل نہیں ہوتا۔ تو وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہاں جو بھی قانون بنایا جائے۔ اس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک وسیع ترین اسلامی اصولوں کا تعلق ہے ان کو چھوڑ کر عام اسلامی قانون کی قرآن و سنت کی روشنی میں از سر نو تدوین ہونی چاہیئے۔ جو نہ تو کسی فوری کمیٹی کا کام ہے۔ اور نہ کسی ایک عالم یا علماء کے گروہ کا کام ہے۔ بلکہ بتدریج ارتقا ہونا چاہیئے۔ جو اعلیٰ درجہ کے قاضی اور جج ہی کر سکتے ہیں جن کو نہ صرف اسلامی قانون اور اس کی تاریخ اور تدریجی ترقیوں کا پورا پورا علم ہو۔ بلکہ جو زمانہ حال کے تمام قانونی ماحول پر عبور رکھتے ہوں۔

اس وقت تمام دنیا ایک بحرانی دور سے گزر رہی ہے۔ اور جلد یا بدیر تمام اسلامی ممالک اسلامی قانون کی طرف ضرور رجوع کریں گے۔ عبوری دور میں سے گزرنا ضروری ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ خود ترکی بھی آخرکار ایسی ترامیم اپنے قانون میں کرنے پر مجبور ہوگا۔ جو اس کے قانون کو اسلامی قانون سے قریب تر کر دیں گی۔

اسلامی قانون کی بنیاد دراصل تقویٰ پر ہے۔ اور اس ضمن میں وزیر خارجہ کا مشورہ جو انہوں نے تاندلیانوالہ میں دیا تھا نہایت قابل غور ہے کہ

"اگر لوگ اسلامی زندگی اختیار کر لیں۔ اور افراد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں۔ تو بدعنوانی رشوت۔ فرائض سے غفلت اور دوسرے سماج دشمن امور کا قلع قمع ہو جائیگا۔ آئین خواہ کچھ ہو وہ قدرتاً اسلامی ہوگا۔ لیکن اسلامی دستور سے کیا فائدہ جب ملک کے لوگ غیر اسلامی سرگرمیوں میں مبتلا ہوں۔"

غلط بیانی

یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ احمدی اسی قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں جو خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اور احمدی اسی قرآن کو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب مانتے ہیں اس کے باوجود بعض لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف محض منافرت پھیلانے کے لئے ایسی باتیں لکھتے رہتے ہیں۔ جو سراسر بے بنیاد ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک دینی روزنامہ سے ہم نے پچھلے دنوں ایک نمونہ الفضل میں درج کیا تھا۔ جس میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام پر تمسخر اڑایا گیا تھا۔ ذیل میں ہم ایک اور نمونہ ایک دینی ہفت روزہ سے نقل کرتے ہیں جو اسی ایڈیٹر کی زیر ادارت لاہور سے شائع ہوتا ہے جس کی ادارت میں متذکرہ بالا روزنامہ شائع ہوتا ہے۔ فھو ھذا

"آدم کے معنے آدمی کسی قادیانی قرآن میں ہوں تو ہوں۔ اس مکی مدنی قرآن میں تو موجود نہیں۔ سنا ہے مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ذاتی قرآن سے ایک آیت پڑھی تھی۔ انا انزلناہ قریباً من القادیان اس پر سننے والے نے کہا حضرت یہ فقرہ عربی گرامر کے لحاظ سے تو صحیح نہیں۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ خدا تمہارے صرف و نحو کے قواعد کا پابند تھوڑا ہے۔ بالکل یہی حال قرآن کا پڑھا پڑھا کے رہ گیا ہے۔"

(ایشیا لاہور ۹ اپریل ۱۹۵۹ء)

یہ تمام جھوٹ اور افترا ہے جو جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کی غرض سے شائع کیا گیا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) کی احمدی خواتین کی تبلیغی و تربیتی مساعی

چار عیسائی عورتوں کا قبول اسلام جلسہ سالانہ حضور کی صحت کے لئے دُعا اور روزہ

ہفتہ وار تبلیغی وفود

(از محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج سیرالیون مشن)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ بو کی ممبرات اخلاص اور مستعدی سے کام کر رہی ہیں۔ اور لجنہ اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں ترقی کر رہی ہے۔ ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہو رہے ہیں جن میں نمازیں باجماعت تربیت اولاد۔ خشیت اللہ اختیار کرنے قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور ان کی عزت کرنے، آپس میں باہمی محبت اور تعاون سے رہنے دین کے کاموں میں دلچسپی لینے اور اسلامی لباس پہننے کی تلقین کی جاتی رہی۔

مسز میری ساقی صاحبہ کے اعزاز میں پارٹی

ہماری دینی برٹش بہن مسز میری ساقی صاحبہ کی آمد پر ان کے اعزاز میں ایک خاص پارٹی دی گئی۔ جو احمدیہ لائبریری کی ریڈنگ روم میں گئی۔ جس میں جملہ احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی اور چند ایک عیسائی عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ناصرات احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ سنایا۔ خاکسارہ نے لجنہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے جواب میں مسز میری ساقی صاحبہ نے بتایا کہ وہ کس طرح احمدی ہوئیں۔ نیز انہوں نے کہا مسلمان عورتوں کو اپنے اخلاقی معیار کو بلند کرنا چاہیئے جس کے لئے انہوں نے بچیوں کی تعلیم پر بہت زور دیا۔ اور اس بارے میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا۔

تبلیغی وفود

گذشتہ پانچ ماہ کے عرصہ سے خدا کے فضل سے تین تین ممبرات پر مشتمل تبلیغی وفد ہفتہ میں دو بار تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ جو علاوہ بو شہر کے ارد گرد گاؤں میں بھی تین تین چار چار میل پیدل سفر کر کے جاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دس عورتیں جماعت میں داخل ہو چکی ہیں۔ جن میں چار عیسائی تھیں۔ جو دلچسپی سے نماز اور یسرنا القرآن وغیرہ سیکھ رہی ہیں۔ اور نمازوں کے لئے مسجد میں آتی ہیں۔ اور چندہ باقاعدہ دیتی ہیں۔

پولیس فیملی کوارٹرز میں تبلیغ

تقریباً ایک ماہ سے یہاں کے پولیس افسر نے ہماری لجنہ کی ممبرات کی کوشش سے پولیس بارکس کی کلب میں ہر ہفتہ تبلیغی تقریریں کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز علاوہ عورتوں کے جماعت میں سے کوئی نہ کوئی احمدی مرد بھی وہاں جا کر تقریر کرتا ہے۔ وہاں کا نگران اعلیٰ مردوں اور عورتوں کو کلب میں جمع کرتا ہے۔ ان کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرنے اسلام کے احکام کو اپنانے اور برائیوں کو دور کرنے کی نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ جن کو وہ بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں۔ امید ہے کہ وہاں اچھے نتائج پیدا ہوں گے۔ انشاء اللہ

مسجد میں ہر روز صبح شام بہنوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے چنانچہ ایک عورت نے یسرنا القرآن ختم کر لیا ہے۔ اور وہ اب انشاء اللہ العزیز قرآن کریم شروع کریں گی۔ اس کے علاوہ نماز سکھائی جاتی ہے۔ درس قرآن کریم و حدیث شریف بھی جو مبلغین دیتے ہیں۔ بہنیں مسجد میں سنتی ہیں۔ اس کے علاوہ سوال و جواب کے طریق پر اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بھی انہیں بہم پہنچائی جاتی اور زبانی یاد کروائی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور لمبی عمر کے لئے روزہ اور دُعا

ممبرات لجنہ اماء اللہ بو نے ماہ دسمبر میں ایک دن اجتماعی روزہ رکھا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت اور درازی عمر کیلئے خاص طور پر دعا کی۔

دو مزید عیسائی عورتوں کا قبول اسلام

دو عیسائی عورتیں محترمہ ناسی اور محترمہ میری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی تبلیغ سے اسلام قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئیں۔ ان دونوں بہنوں کے خاوند عیسائی ہیں۔ اور وہ اپنے احمدی بہن بھائیوں سے درخواست کرتی ہیں کہ ان کے لئے دعا کی جائے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسلام کی روشنی دیکھنی نصیب کرے۔ اور وہ بھی مسلمان ہو کر نجات حاصل کر سکیں۔ انہیں بھی لجنہ کے ذریعہ تبلیغ کی جا رہی ہے۔

جلسہ سالانہ لجنہ کی مختصر روئیداد

امسال بھی گذشتہ سال کی طرح لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ جلسہ کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ علاوہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے اور وعدے کرنے کے چھ بہنیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

کاروائی جلسہ

تلاوت قرآن کریم کے بعد دو بچیوں نے عربی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد امیر صاحب محترم نے افتتاحی تقریر کی جس میں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ایک سال کے بعد پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم سب کو یہ موقعہ میسر آیا ہے۔ کہ ہم اکٹھے مل کر دین کی باتیں سنیں اور ذکر الٰہی کریں اور اسلام و احمدیت کی فتح کے لئے دعائیں کریں۔

آپ کے بعد محترمہ مسز میری ساقی صاحبہ نے Why I believe in Islam پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کس طرح ہمارا لٹریچر پڑھتی رہیں۔ اور کس طرح اسلام کی سچائی ان پر واضح ہوئی۔ نیز بتایا کہ اکثر عیسائی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ عقیدہ تثلیث میں کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن وہ مسلمان ہونے میں ایک ذلت محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ آج کل کے مسلمان وہ نہیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے کے تھے اور وہ مسلمانوں کو غیر مہذب اور پست خیالات کے انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن جب میں نے احمدیت کا لٹریچر پڑھا تو مجھ پر واضح ہو گیا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور صرف اور صرف احمدیہ جماعت ایک ایسا طبقہ ہے۔ جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ اور یہی لوگ حقیقی تہذیب کے علمبردار اور بلند خیالات کے لوگ ہیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ...... انہوں نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کی زیارت کی۔ ربوہ میں کافی عرصہ تک ٹھہر کر دیکھا کہ ربوہ میں تعلیم یافتہ مہذب لوگ بستے ہیں۔ ان کے گھر صاف ستھرے اور رہنے سہنے کے طریق بہت عمدہ تھے۔ وہ باہم مل جل کر رہتے ہیں نیز اکثر لڑکیاں ایف اے اور ایم اے تک تعلیم حاصل کر رہی تھیں انہوں نے مزید کہا کہ ہماری یہاں کی احمدی بہنوں کو بھی چاہیئے کہ اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھیں اور اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ اور اپنے علاقہ میں عیسائیوں کو تبلیغ کر کے ان کو بتائیں کہ صرف اسلام ہی انسان کو نجات بخش سکتا ہے۔

اس کے بعد خاکسارہ نے "احمدیت کیا ہے اور احمدی بہنوں کے کیا فرائض ہیں" کے متعلق تقریر کی۔ خاکسارہ نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے ہم سب کو ایک بار پھر اکٹھے ہونے آپس میں ملنے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے اور دین کی باتیں سننے کا موقعہ دیا ہے۔ اس کے بعد خاکسارہ نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہر احمدی بہن کا یہ فرض ہے کہ وہ پنجگانہ نماز التزام سے ادا کرے۔ اور پورے خشوع اور خضوع سے پڑھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتی رہے اور ہر قسم کے گناہ اور برائیوں سے بچنے اور اچھے کام کرنے کی کوشش کرتی رہے۔ نیز اپنے قول اور فعل سے اسلام و احمدیت کی تعلیم کا اتنا اچھا نمونہ پیش کرے کہ ہر کوئی دیکھنے والا سمجھ جائے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ جس کا بیّن ثبوت احمدی عورتوں کے نیک عمل اور نیک نمونہ ہیں۔ نیز آپ اپنے حلقہ اور اپنے علاقہ میں سفر میں اور حضر میں جہاں کہیں بھی آپ کو موقعہ میسر آئے تبلیغ کر کے لوگوں کو اپنے ہم خیال بنائیں خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اور قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو اس ملک کے ہر مرد اور عورت تک پہنچائیں۔ اور اس بات کو خوب واضح کریں کہ اسلام ہی سچا اور زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ایک مذہب ہے جس پر عمل کرنے سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے یہی کام تھا۔ جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔

اس کے بعد پہلے اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔ پھر نماز اور کھانے کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم سے دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ جو خاکسارہ نے کی۔ تلاوت کے بعد ناصرات کی بچیوں

نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ہے خوش الحانی سے سنایا بعد ازاں ہمارے احمدی بھائی پیرا ماؤنٹ چیف ناصر الدین گانگا صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں بہت خوش ہوں کہ ہماری احمدی بہنیں بھی اب اپنے مردوں کے ساتھ مل کر دین کے کاموں کو گہری دلچسپی سے کرنے لگ گئی ہیں اور آپ میں بھی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں۔ جن کے مرد اور عورتیں باہمی تعاون سے کوشش کرتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے لجنہ کو ۵ پونڈ بطور عطیہ دیئے اس کے بعد خاکسارہ نے اپنی بہنوں کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ ہمیں اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ان میں عمدہ اخلاق اور حسن سلوک کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کے بچے کل کو دین اور قوم کے ستون ہونگے اگر آج ان کی تربیت اچھی اور عمدہ طریق پر نہ ہوئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا مستقبل کامیاب اور عمدہ نہ ہوگا۔ اس کے لئے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارا اپنا نمونہ ایسا ہونا چاہیئے کہ بچے اسے دیکھ کر ہی اچھی تربیت حاصل کر سکیں۔

اس کے بعد میڈیم آدامہ صاحبہ کی تقریر تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جن کی انتھک کوششوں سے ہم لوگ اندھیرے سے روشنی میں آئے ہیں۔ اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اس احسان کے بدلے ہر وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی لمبی عمر اور صحت و عافیت کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔ پھر انہوں نے چندہ تحریک جدید کے نئے سال کی تحریک کی۔ جس سے اسی وقت تین پونڈ کی رقم نقد جمع ہو گئی۔ اور وعدے بھی ہوئے آپ کے بعد مسز سعیدہ مصطفےٰ نے تقریر کی۔ انہوں نے بہنوں کو اپنے علاقوں میں لجنہ اماء اللہ کی برانچیں قائم کرنے اور تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اسلام اتحاد و یکجہتی اور باہمی محبت و اخوت کا سبق دیتا ہے۔ سو لجنہ اماء اللہ کا بھی یہی مقصد ہے۔

احمدی بہنیں اکٹھی ہو کر دین کے کاموں کو باہمی اتفاق اور دلچسپی سے کریں۔ اور مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں متحد ہو کر ان کے غلط عقائد کی تردید کر کے اسلام کے سچے عقائد کو پیش کریں۔ اور ایک بار پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو دنیا میں قائم کر کے اسلام کے جھنڈے کو بلند کریں تاکہ ہم حضرت احمد علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کر سکیں آمین۔

آپ کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی آخر میں جلسہ کے اختتام پر بہنوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے جو بہت دلچسپ رہے۔ تقریروں کے دوران میں صلی اللہ علی نبینا صلوا علی احمد کے قصیدہ کو تمام حاضرات جلسہ اکٹھی مل خوش الحانی سے پڑھتیں اور محظوظ ہوتیں رہیں۔

نمائش

اس سال بھی لجنہ اماء اللہ بو کی طرف سے ایک مختصر نمائش کا انتظام تھا۔ جس میں پیش کی ہوئی چیزوں کو آنے والے لوگوں نے بطور ثواب بڑی خوشی سے خریدا اور اس طرح لجنہ کی حوصلہ افزائی کی۔

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(از مورخہ ۲۱ / ۳ / ۵۹ تا مورخہ ۲۵ / ۳ / ۵۹ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں امداد رشتہ داران درویشان اور فدیہ رمضان اور صدقہ عام وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رقوم قبول فرمائے اور دینے والے بھائیوں بہنوں کو اپنے خاص انعامات و برکات سے نوازے اور ان کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد۔ دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲۴ / ۳ / ۵۹

(۱) امۃ الرحیم صاحبہ بنت خواجہ عبد الرحمن صاحب مرحوم بذریعہ خواجہ محمد عبد اللہ صاحب گول بازار ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰-۰۰-۰

(۲) خواجہ محمد عبد اللہ صاحب گول بازار ربوہ 〃 ۴۰-۰۰-۰

(۳) مسعودہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری داؤد احمد صاحب سنوری ژاہلان بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰۰-۰

(۴) خان عبد الحمید خانصاحب آنریبل سابق صوبہ سرحد 〃 ۲۵-۰۰-۰

(۵) 〃 〃 (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۵-۰۰-۰

(۶) صالح محمد صاحب احمدی کیپ کوسٹ غانا افریقہ (چندہ یادگاری مسجد فضل عمر ہسپتال ربوہ جو دخل کرایا گیا) ۲۶-۸-۰

(۷) 〃 〃 (فدیہ رمضان) ۲۶-۸-۰

(۸) بیگم صاحبہ چوہدری عبد اللہ خانصاحب کراچی 〃 ۵۰-۰۰-۰

(۹) 〃 (صدقہ عام) ۵۰-۰۰-۰

(۱۰) امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد خان صاحب میلارام پارک لاہور 〃 ۲۰-۰۰-۰

(۱۱) شریف احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰۰-۰

(۱۲) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ (فدیہ رمضان) ۱۵-۰۰-۰

(۱۳) راجہ داؤد خانصاحب چک ۲۰ ڈیری فارم ضلع گجرات 〃 ۱۱-۰۰-۰

(۱۴) 〃 〃 (فطرانہ) ۴-۰۰-۰

(۱۵) بیگم صاحبہ ثناء اللہ خان صاحب ایم اے گلبرگ لاہور (فدیہ رمضان) ۳۵-۰۰-۰

(۱۶) نذیر احمد خان صاحب محلہ تلیا نوالہ منٹگمری 〃 ۱۰-۰۰-۰

(۱۷) سعیدہ بیگم صاحبہ والدہ نثار احمد صاحب بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰-۰۰-۰

(۱۸) عزیزہ بی بی صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب 〃 ۱۰-۰۰-۰

(۱۹) ماسٹر محمد عمر صاحب انور بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا 〃 ۱-۰۰-۰

(۲۰) شیخ نثار احمد صاحب 〃 ۱-۰۰-۰

(۲۱) صوفی محمد ابراہیم صاحب 〃 ۱-۰۰-۰

(۲۲) منظور حق صاحب بکڈپو بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰۰-۰

(۲۳) نیاز احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ الفردوس انارکلی لاہور 〃 ۵-۰۰-۰

(۲۴) محمد اسماعیل خانصاحب پنشنر چک ۱۱-۷ منٹگمری (فدیہ رمضان) ۱۵-۰۰-۰

(۲۵) 〃 〃 (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰۰-۰

(۲۶) شیخ محمد نصیب صاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ (فدیہ رمضان) ۱۵-۰۰-۰

(۲۷) مظفر حسن صاحب کویت (عرب) (صدقہ عام) ۵۱-۰۰-۰

(۲۸) ام احسان الحق صاحب باب الابواب ربوہ (فدیہ رمضان) ۱۲-۰۰-۰

(۲۹) ظہور اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو انشاء اللہ صاحب لاہور 〃 ۱۵-۰۰-۰

(۳۰) حمید اللہ صاحب لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵-۰۰-۰

(۳۱) شیخ فضل محمد صاحب۔ اوکاڑہ ضلع منٹگمری (فدیہ رمضان) ۱۰-۰۰-۰

(۳۲) شیخ محمد سعید صاحب گڑھی شاہو لاہور 〃 ۱۲-۰۰-۰

(۳۳) چوہدری عبد اللہ خانصاحب کراچی 〃 ۵۰-۰۰-۰

(۳۴) بشیر احمد صاحب چکلالہ فارم منجانب والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ 〃 ۳۵-۰۰-۰

(۳۵) اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب گڑھی شاہو لاہور (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰-۰۰-۰

(۳۶) اہلیہ صاحبہ عنایت اللہ صاحب نیشنل بنک آف پاکستان اوکاڑہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰-۰۰-۰

(۳۷) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ۲۶ مال روڈ لاہور 〃 ۵۰-۰۰-۰

(۳۸) امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر 〃 ۱۰-۰۰-۰

(۳۹) شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان کلاتھ مرچنٹ اوکاڑہ (صدقہ عام) ۱۰-۰۰-۰

(۴۰) چوہدری عبد اللہ خانصاحب کراچی 〃 ۱۰۰-۰۰-۰

(۴۱) 〃 (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰۰-۰۰-۰

درخواست دعا

میری خالہ (اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب لائلپور) عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (نصرت پروین چک ۲۳ R.B کریا نوالہ ضلع لائلپور)

مذہب سے بغاوت کے ہولناک انجام کا احساس

از مکرم خواجہ عبدالرحمن صاحب ایم اے الشمسی پارک لاہور

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔
ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنی انسانی زندگی کی غرض وغایت خدا تعالیٰ کے ساتھ رابطہ عبودیت قائم کرنا ہے۔ مخلوق اپنے خالق کے ساتھ رابطہ اور تعلق قائم کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کرتی ہے۔ وہ مذہب کہلاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ غرض اسی مذہب سے احسن طور پر حاصل ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے ایماء اور وحی کی بناء پر قائم کیا گیا ہو۔ چنانچہ تمام مذاہب جو اس غرض وغائت کو بطریق احسن حاصل کرنے اور اس مقصد کو پانے کے مدعی ہیں۔ ان کا قیام القائے الٰہی کی بناء پر اور الٰہی نوشتوں کے مطابق عمل میں لایا گیا ہے۔

مذہب کا سب سے بڑا فائدہ اور اہم مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و تقدیس اور بزرگی و برتری کے پیش نظر انسان کے احساسات و جذبات پر اس ذات باری کی عظمت و ہیبت کا تسلط اور رعب قائم ہو جاتا ہے جو بسا اوقات اس کے نیکی پر قائم رہنے اور بدی سے بچنے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ انسان اپنے لئے مذہبی قواعد و ضوابط پر کاربند رہنا رضائے الٰہی کا موجب سمجھتا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے گناہ سے بچنا بھی ضروری خیال کرتا ہے۔ مذہب کی اصطلاح میں ان اصولوں پر چلنا نیکی کہلاتا ہے۔ اور ان سے انحراف گناہ شمار ہوتا ہے۔ ان قواعد و ضوابط کے نفاذ سے جو انسانی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ وہی صحیح معنوں میں ترقی اور امن و سکون کا ماحول ہوتا ہے۔

گزشتہ نصف صدی میں اہل مغرب نے بہت کچھ مادی ترقی کی ہے۔ لیکن اس مادی ترقی کی پرواز میں انہوں نے مذہب کو عملاً پس پشت ڈال دیا ہے۔ جس کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مذہب کی جگہ لامذہبیت اور بے دینی نے لے لی ہے تجربہ اس بات پر گواہ ہے کہ لامذہبیت اور بے دینی رفتہ رفتہ انسان کو ایسا آزاد بنا دیتی ہے۔ کہ مہذب انسانی سوسائٹی کے اصول و قواعد جو اس کے لئے طرہ امتیاز ہیں۔ ان کا احترام بھی اس کے ذہن سے یکسر اٹھ جاتا ہے۔ وہ جنگل کے قانون آزادی پر فریفتہ ہوتا جاتا ہے۔ اور شہری تمدن کی پابندیوں کو تنگ نظری پر محمول قرار دینے لگتا ہے۔ جب ادب و احترام اور اعزاز و تقدیس بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ نیکی اور گناہ میں کوئی امتیاز نہیں رہتا۔ یہی وہ ذہنیت ہے۔ جو موقع پا کر جنگل کے قانون پر عمل پیرا ہونے کا موجب بنتی ہے۔ جس کا نتیجہ بے پناہ جرائم کی صورت میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

یورپ اور امریکہ کے مادیت پرست لوگوں نے اس مادر پدر آزادی کا خوب دل کھول کر تجربہ کر لیا ہے اور یہ تجربہ اس قدر تلخ ثابت ہوا ہے کہ محققین اور ماہرین اب صرف اس سے بیزاری پر ہی اکتفا نہیں کر رہے۔ بلکہ اس کے استیصال کے لئے صف آراء ہو رہے ہیں تحریر و تقریر کے ذریعے اس کے بدنتائج کو الم نشرح کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک نامور ماہر نفسیات جرائم شناس۔ پال ڈی رڈر نے جو محکمہ جنسی جرائم کے موسس اور ہدایت کار ہیں "جنسی مجرم" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں جنسی جرائم کے اسباب و علل پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ اس میں انہوں نے ان جرائم کا سب سے بڑا سبب عزت و آبرو اور تحریم و تکریم نفس کا فقدان بیان کیا ہے۔ اس کا ایک اقتباس جو ہمارے ملک کے مغربیت پسند نوجوانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ درج ذیل ہے:۔

"An attempt is made to reawaken or establish respect within the individual. There is a miserable loss of respect in the world to-day - loss of respect for God, for our parents, for authority as well as our fellowmen in general."
Page 262

ترجمہ:۔ افراد کے اندر تعظیم کو از سر نو بیدار یا قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آج کی دنیا میں تعظیم کا فقدان انتہا درجہ افسوسناک ہے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کے لئے تعظیم کا فقدان ہے۔ والدین کے لئے حکام کے لئے بلکہ عمومی حیثیت سے ہر فرد بشر کے لئے یہی صورت حال درپیش ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کسی واجب التعظیم ہستی کا خوف یا احترام ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو اطاعت اور فرمانبرداری کی صحیح روح کو پیدا کرتی ہے۔ اور یہی روح وہ چیز ہے۔ جو انسان کو بدی سے روکنے کے لئے ایک مؤثر اور کارگر حربہ ہے اس روح کے بغیر انسان کسی پابندی کو خوش دلی کے ساتھ قبول نہیں کرتا۔ اس کی ایک مثال امریکہ میں امتناع شراب کا قانون ہے جس کا نفاذ حکومت کی پوری طاقت کے ساتھ ہوا۔ لیکن مذہب سے برگشتہ ہونے کی وجہ سے حکام کے لئے وہ تعظیم ہی باقی نہ رہی تھی۔ جو انسان سے خوش دلی کے ساتھ قانون کا احترام کراتی ہے۔ اس لئے امتناع شراب کے اس قانون کا خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ قانون سے بچ بچا کر درپردہ شراب نوشی برابر جاری رہی۔ لیکن جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حرمت خمر کے متعلق حکم نازل ہوا تو وہ حکم سنتے ہی مسلمانوں نے بلا توقف بغیر کسی پس و پیش کے اسی وقت شراب نوشی بالکل ترک کر دی۔ بلکہ شراب کے تمام ذخائر بھی فی الفور تلف کر دئے۔ امریکہ میں حکومت کے جبر کے باوجود شراب بند نہ ہو سکی۔ لیکن عرب میں صرف شراب کی حرمت کے اعلان سے ہی شراب نوشی کو بالکل ترک کر دیا گیا۔ یہ ایک بالا ہستی کے تقدس و احترام کی ہی کارفرمائی تھی۔

آگے چل کر فاضل مصنف نے مذکورہ بالا عیوب کو دور کرنے یعنی بد اخلاقی اور بدچلنی کی بے راہ روی سے بچنے اور اس کے نتیجہ میں سرزد ہونے والے جرائم کا علاج بھی تجویز کیا ہے۔ مذہب کی ضرورت اور اہمیت کا ایک نہایت واضح اور کھلا اعتراف ہے۔ دنیا میں جرائم کی غالب اکثریت جنسی بے راہ روی کا نتیجہ ہے۔ اس کا علاج لکھتے ہیں:۔

"Every child should receive a religious education in order that he may learn to respect God and the laws of nature. Truthfully, it may be said, that to-day. Perhaps more than ever before, there is need of proper religious education and the sense of love and obedience that goes alongwith it." (Page 268)

یعنی ہر ایک بچہ کے لئے کچھ نہ کچھ مذہبی تعلیم پانا از بس ضروری ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ اور قوانین قدرت کے آگے سر تسلیم خم کرنا سیکھے سچ پوچھو تو اس کی ضرورت پہلے تمام زمانوں کی نسبت آج بہت زیادہ ہے۔ ضرورت ہے مناسب مذہبی تعلیم کی اور جذبات احترام و اتباع کی جو اس تعلیم کا لازمی نتیجہ ہیں

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں!

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز باجماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں۔ اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں

ماہ اپریل ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ از راہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ مئی تک ماہ اپریل کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز مرزا منصور احمد نے جماعت ششم کا سالانہ امتحان خاص امتیاز سے پاس کیا ہے۔ وہ اپنی ساری جماعت میں اوّل قرار پایا۔ عزیز اب ساتویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ نیز اس کے والد آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ اور انہیں اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔

(بیگم مرزا مبارک احمد حیدر آباد دکن)

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنا نام حمید اللہ صابر کی بجائے حمید اللہ کوثر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔

حمید اللہ کوثر دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ — ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے —

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ ایسی نیکی کے بغیر کوئی شخص حقیقی مومن نہیں بن سکتا۔ جس کا فائدہ اگلے جہان میں بھی ہوگا اور اس دنیا میں بھی ہوگا۔ اس قربانی کے ذریعہ جماعت بھی ترقی کرتی ہے اور افراد بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل کے مورد بنتے ہیں۔

اس سلسلے میں پہلے جن جماعتوں نے کسی حد تک لازمی چندوں کے بجٹ پورے کر دئے تھے ان کی فہرستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھیں اور اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد جن جماعتوں کی وصولی اسی فیصدی سے بڑھ گئی ہے ان کی فہرست بھی دعا کے لئے حضور کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے۔ یہ فہرست نیچے درج کی جاتی ہے تا دوسرے احباب بھی ان جماعتوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ ان فہرستوں کے شائع کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ جماعتوں کو ایک دوسرے کی کارگذاری کا علم ہوتا رہے اور وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔

اب صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں اور ابھی تک آمد بھی بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد میں بہت کمی ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں سے التجا ہے کہ ان چند دنوں میں چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر زیادہ زور دیں اور وصول شدہ رقم ۳۰ اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دیں۔ ناظر بیت المال۔ ربوہ

چندہ عام و حصہ آمد وصولی سو فی صدی

ضلع لائلپور:۔ چک جھمرہ۔ $\frac{369}{ج ب}$ جودھا نگری۔ ضلع سیالکوٹ:۔ چھور کاہلواں

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی نوے فی صدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ دارالرحمت شرقی (ربوہ) ضلع لائلپور:۔ $\frac{230}{R-B}$ رام پور چوہلہ۔
ضلع گجرات:۔ بنگلہ $\frac{18}{}$۔ ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ چھاپٹ۔

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ $\frac{457}{}$ ضلع منٹگمری:۔ $\frac{6}{11-L}$۔
ضلع گوجرانوالہ:۔ مسہ چیٹھ۔ ضلع سیالکوٹ:۔ ڈھپئی کوٹلی دہاراں۔
ضلع گجرات:۔ نکالیاں۔ ضلع تھرپارکر:۔ میرپور خاص۔
ضلع حیدرآباد:۔ کوٹ احمدیاں۔

چندہ جلسہ سالانہ وصولی سو فی صدی

ضلع لائلپور: $\frac{69}{R-B}$ گھسیٹ پورہ۔ ضلع سیالکوٹ:۔ چھور کاہلواں

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ دارالرحمت غربی (ربوہ) $\frac{457}{}$
ضلع سیالکوٹ:۔ ڈھپئی کوٹلی دہاراں۔ ضلع میانوالی:۔ میانوالی شہر۔

ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ میں بعض خریداران ریویو آف ریلیجنز کی خدمت میں خط لکھ کر درخواست کی گئی تھی کہ ماہ مارچ کا رسالہ ان کے نام وی پی بھیجا جا رہا ہے وصول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ وی پی ماہ مارچ میں نہ ہو سکے اب اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جا رہا ہے وہ دوست وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔

(مینیجر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

اعزازی تمغہ میرے خاوند محترم ملک مبارک احمد ارشاد صاحب وارنٹ آفیسر پاکستان ایئر فورس چکلالہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسن کارکردگی کے باعث یوم پاکستان پر صدر مملکت نے اعزازی تمغہ خدمت اعلیٰ ملٹری سیکنڈ کلاس عطا کیا ہے۔

مقامی ایڈوائزری کمیٹی کا قیام

آجکل سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ اور میٹرک کے طلباء سالانہ امتحانات دے کر فارغ بھی ہو چکے ہیں۔ ایسے بچوں کے مستقبل کی فکر کرنا اور آئندہ تعلیم میں ان کی راہنمائی کرنا ہمارا فرض ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امراء صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور مقامی طور پر ایڈوائزری کمیٹیاں عمل میں لاویں۔ جو سیکرٹری تعلیم مقامی اور دو ایسے احباب پر مشتمل ہوں جو بچوں کو مشورہ دے سکیں کہ وہ فلاں فلاں تعلیمی لائن اختیار کریں۔ اگر ایسی کمیٹیوں کو مرکزی راہنمائی کی ضرورت ہو تو وہ نظارت تعلیم کو مخاطب کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔ سیکرٹری تعلیم مقامی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائیں اور ایسے بچوں کی فہرستیں مع ان کے کوائف کے بھی بھجوائیں تا آئندہ ان کی نگرانی کی جا سکے۔ (ناظر تعلیم)

اعانت ریویو آف ریلیجنز انگریزی

مندرجہ ذیل احباب نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز جو عطیہ جات عنایت فرمائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ ۵/- روپے
(۲) حکیم ظفر الدین احمد صاحب ” ۵/-
(۳) مسٹر فقیر اللہ صاحب ” ۵/-
(۴) شیخ گلزار احمد صاحب ” ۵/-
(۵) چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چک ۹ شیخوپورہ ۵/- روپے
(۶) حاجی عبدالرحمٰن صاحب شکار صاحب ۵/-
(۷) ماسٹر محمد دین صاحب سیکرٹری مال آنبہ اکرم پور ضلع شیخوپورہ ۵/-
(۸) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی دروازہ لاہور ۵/-

ایک مستند اور تجربہ کار ڈاکٹر کی فوری ضرورت

کراچی میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام جاری شدہ فضل عمر ڈسپنسری کے لئے ایک ایم بی بی ایس یا ایل ایس ایم ایف ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ایم بی بی ایس کے لئے مبلغ ۲۰۰ روپے اور ایل ایس ایم ایف کے لئے مبلغ ۱۵۰ روپے ماہوار ہو گی۔ رہائش کا انتظام مجلس کی طرف سے نہیں ہو سکے گا۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درخواست مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے پتہ پر بھجوائیں نیز یہ بھی درج فرمائیں کہ درخواست منظور ہونے کی صورت میں کتنے عرصہ کے اندر اندر چارج لے لیں گے۔

ضروری کوائف مندرجہ ذیل ہیں:۔ نام ... عمر ... قابلیت ...

مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کی دوسری سہ ماہی اور مالی جائزہ دوسری سہ ماہی عنقریب اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ ۳۰ اپریل تک مرکز میں وصول ہونے والی رقوم اس میں شمار کی جائیں گی۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ اس دفعہ زیادہ سے زیادہ مجالس جملہ مدات میں سو فیصدی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر ثواب کے حصول کی کوشش کریں گی۔ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ (۱) ایک آدمی مسمی علی حسن جو گونگا اور بہرا ہے۔ خد چار فٹ لمبا کے کپڑے پہنے ہوئے سر دو پاؤں سے ننگا ہے۔ عمر تقریباً ۵۳-۵۴ سال ہے۔ ۱۵ رمضان سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو اس پتہ پر پہنچا دیں یا اطلاع دیں۔ آنے جانے کا خرچ ادا کر دیا جائے گا۔

پتہ: علی بخش مالی کالج معرفت مقبول احمد ذبیح پریذیڈنٹ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ

(۲) میری پوتی امۃ الرشید عرف بے بی بنت محمد داؤد عید کے دن منٹو پارک میں گم ہو گئی ہے اور اس وقت تک نہیں ملی۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ نیز دعا بھی فرمائیں۔ (محمد ابراہیم گورنمنٹ کوارٹرز ۱۱/۵ ٹمپل روڈ مزنگ لاہور)

۴۔ صحابہ کرام اور افراد جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اہل و عیال۔ خاندان۔ اسلام احمدیت اور ملک و قوم کے لئے مبارک کرے۔ آمین ثم آمین۔ (انور سلطانہ بیگم مبارک صاحب ارشاد)

نوٹ:۔ آپ نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ (مینیجر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۸۲ میں سیدہ زینب قدسیہ زوجہ سید بشیر احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر اٹھائیس ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری حسب ذیل جائیداد منقولہ ہے حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- زیور طلائی تفصیل چوڑیاں ۲ تولے بندے ½۲ تولے۔ انگوٹھیاں ۲ تولے ٹکہ ½۲ تولے گلوبند ۴ تولے میزان ۱۳ تولے قیمت اندازاً ۱۲۰۰/- نقد ۶۰۰/- مندرجہ بالا جائیداد منقولہ جس کی قیمت مع حق مہر ۳۸۰۰/- روپیہ ہے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

میری اس کے علاوہ کوئی ماہوار آمد نہیں ہے جو حصہ وصیت بھی میں ادا کروں گی وہ میرے مندرجہ بالا حصہ وصیت سے منہا کیا جاوے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد سیدہ زینب قدسیہ ۲۸-۲-۵۹

گواہ شد سید بشیر احمد ولد حسن شاہ جھنگ صدر خاوند موصیہ گواہ شد ماسٹر علی محمد محصل جماعت احمدیہ جھنگ صدر ولد کریم بخش ۲۸-۲-۵۹

نمبر ۱۵۲۸۳:- میں سیدہ حمیدہ خالدہ بیگم زوجہ سید منیر احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر چوبیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- از زیورات طلائی وزنی ۵ تولے تفصیل زیورات چوڑیاں ½۲ تولے بندے انگوٹھیاں ½۲ تولہ اندازاً قیمت ۵۰۰/- ایک عدد مشین سلائی قیمت ۲۰۰/- کل میزان ۱۷۰۰/- میں اپنی جائیداد مندرجہ بالا کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ حمیدہ خالدہ بیگم بقلم خود گھمیانہ جھنگ صدر

گواہ شد:۔ خاوند موصیہ سید منیر احمد شاہ بقلم خود ولد سید حسن شاہ گھمیانہ شہر جھنگ صدر
گواہ شد:۔ سید محمد حسین بقلم خود والد سید حسن شاہ۔

صاحب گھمیانہ شہر جھنگ صدر۔

نمبر ۱۴۸۴۲:- یہ وصیت قبل ازیں ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء کے پرچے میں غلط شائع ہو گئی تھی لہذا بعد تصحیح اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

میں بشریٰ خانم نصرت زوجہ چوہدری عبد الرشید منہاس قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ چھ صد روپے اور زیور مالیتی ۱۴۰/- یکصد چالیس کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ کل مبلغ ۷۴۰/- روپے کی جائیداد منقولہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ بشریٰ خانم نصرت زوجہ عبد الرشید منہاس دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صدر

گواہ شد:۔ عبد الرشید منہاس خاوند موصیہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صدر

گواہ شد:۔ مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دار الصدر شرقی۔

جی ایم سید کی نظر بندی میں توسیع

کراچی ۱۵ اپریل۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ سابق نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر مسٹر جی ایم سید کی میعاد نظر بندی میں مزید تین ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ انہیں مارشل لاء نافذ ہونے کے بعد سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔

نظام کے پوتے نے لندن میں شادی کر لی

لندن ۱۵ اپریل۔ نظام دکن کے پوتے اور جانشین شہزادہ مکرم جاہ نے کل ایک ۲۱ سالہ لڑکی مس عشرہ برجن سے شادی کر لی۔ ترکیہ کی یہ دوشیزہ لندن یونیورسٹی میں تعلیم پا رہی ہیں

یاد رہے بھارتی اخبارات نے حال ہی میں یہ خبریں شائع کی ہیں کہ نظام دکن نے اپنے بیٹے شہزادہ برار کی بجائے اپنے پوتے شہزادہ مکرم جاہ کو اپنا جانشین مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ نظام اپنے بیٹے شہزادہ برار کو بڑا فضول خرچ خیال کرتے ہیں۔

مغربی پاکستان میں ڈویژنل کمشنروں کے انتظامی اختیارات میں اضافہ

آئندہ انہیں بجٹ کی تیاری میں شریک رکھنے کا فیصلہ کر لیا گیا

خیرپور ۱۵ اپریل حکومت مغربی پاکستان نے صوبے میں ڈویژنل کمشنروں کو اب مزید اختیارات دے دیئے ہیں۔ اور آئندہ کسی ریجن میں کسی افسر کو ترقی کمشنر کی سفارش سے ملا کرے گی۔ نیز کمشنر کسی افسر کے ایسے حکم کو منسوخ کر دینے کا مجاز ہو گا جسے وہ مفاد عامہ کے منافی سمجھے۔

باوثوق اطلاعات کے مطابق اب کسی کمشنر کے حلقہ اختیار میں کسی افسر کے تبادلہ کے احکام جاری کرنے سے پہلے متعلقہ افسر کو مطلع کیا جائے گا اور کسی علاقائی افسر کو علاوہ اس کے کام کے بارے میں کمشنر کی رپورٹ منگوائے بغیر حسن کار کی بنیاد پر ترقی نہیں دی جائے گی۔ اگر کسی افسر کو اس کمشنر کے پاس کام کرتے ہوئے تین ماہ نہیں گذرے ہوں گے تو اس سے پہلے کمشنر سے رائے معلوم کر لی جائے گی۔ اب کمشنروں کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی علاقائی افسر کے تجویز کردہ کسی ایسے اقدام کو موقوف کر سکیں گے جو ان کے خیال کے مطابق مفاد عامہ کے منافی ہو گا۔ البتہ کمشنر اب کوئی حکم جاری کرنے سے پہلے متعلقہ افسر کو اپنے زاویہ نگاہ کی وضاحت کا موقع مہیا کرے گا۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بجٹ میں ترقیاتی سکیموں کے بارے میں جو رقوم مخصوص کی جائیں گی ان کے بارے میں بجٹ تیار کرتے وقت کمشنروں کو شریک کار رکھا جائے گا۔ حکومت نے یہ خواہش بھی ظاہر کی ہے کہ کمشنروں کو کچھ مزید اختیارات بھی سونپ دیئے جائیں۔

کشتی الٹنے سے ۳۵ یاتری ہلاک

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ بھارت اور نیپال کی سرحد کے قریب ایک دریا میں کشتی الٹنے سے ۳۵ اشخاص کے ہلاک ہو جانے کی اطلاع ملی ہے۔ المورڑہ کی اطلاع کے مطابق کشتی میں یاتری سوار تھے۔ کشتی دریائے شاردا میں ڈوب گئی۔

سرحد پر کڑی نگرانی

لاہور ۱۵ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی سرحد پر نگرانی کا کام سخت کر دیا گیا ہے۔ جس کے باعث ۲۶ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں صرف دو اشخاص نے بھارت سے پاکستان کے علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی انہیں رینجرز نے گرفتار کر لیا۔

ریان تیار کرنے کا پہلا پاکستانی کارخانہ

ڈھاکہ ۱۵ اپریل۔ مشرقی پاکستان ای پی آئی ڈی سی کے ریذیڈنٹ ڈائرکٹر مسٹر یوسف صلاح الدین نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پی آئی ڈی سی نے چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ میں مصنوعی ریشم کا کارخانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس پر آٹھ کروڑ روپیہ صرف ہوگا آپ نے کہا چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ کے جنگلات سے اب تک صحیح کام نہیں لیا گیا تھا۔ اب ان سے موزوں کام لیا جائے گا۔ آپ نے کہا مغربی پاکستان میں گتے کے دو کارخانے ہیں۔ جو اس وقت تک خام مال باہر سے درآمد کرتے ہیں۔ آئندہ ان کے لئے اس جنگل سے خام مال بہم پہنچایا جائے گا۔ اس کی وجہ سے ان کی مصنوعات کی لاگت بہت کم ہو جائے گی آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چٹاگانگ کے سیمنٹ کے کارخانے کی تیاری پر بہت دیر لگے گی۔ کیونکہ ایک تو دوہزاری نامی مقام سے مجوزہ کارخانے تک ایک سو میل لمبی ریلوے لائن تعمیر کرنا پڑے گی۔ دوسرے جزیرہ سینٹ مارٹن میں گودی تعمیر کرنے کی بھی ضرورت ہے

کراچی میں مہاجرین کیلئے کئی منزلہ عمارت

کراچی ۱۵ اپریل لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے کل کراچی میں ایک کئی منزلہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس عمارت پر چوراسی لاکھ روپیہ خرچ ہونے کا امکان ہے پہلی منزل میں مہاجرین کے لئے دکانیں ہوں گی اس کے اوپر سات منزلیں دفتروں کے لئے مخصوص رہیں گی۔ توقع ہے کہ تعمیر کا پہلا مرحلہ ۲ سال میں مکمل ہو گا۔ اس مرحلے کی تکمیل تک ذیریں منزل اور مہاجرین کی دکانیں بن جائیں گی۔ اس مرحلے کی تکمیل چوبیس لاکھ روپے سے ہوگی وزیر بحالیات نے سنگ بنیاد رکھتے وقت کراچی کے ترقیاتی ادارے کو ہدایت کی کہ وہ اس عمارت کو جلد تیار کرنے کی کوشش کرے آپ نے کہا کہ اس وقت تک ملک میں یہ رجحان رہا ہے کہ بڑی عمارتیں صرف امراء کے لئے مخصوص رہیں متوسط طبقے اور غرباء کی سہولتوں کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے لیکن نئی حکومت اس رجحان کو ختم کر دینے کی خواہاں ہے۔

چٹاگانگ ۱۵ اپریل۔ ... (fragment) ... کیماڑی میں اس کی قیمت دوسو روپے فی ٹن کی بجائے ۲۹۳/۳/- روپے فی ٹن وصول کیا جائے گا

کراچی ۱۵ اپریل حکومت پاکستان نے سمندر کے راستے درآمد کئے ہوئے بیٹے سرجیکل ہارڈ کوک کا نرخ ...

تنظیم نو کمیٹی کی متعدد سفارشات منظور کر لی گئیں

سینٹرل انجینئرنگ اتھارٹی توڑنے اور معدنیات کا بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ

کراچی ۱۷ اپریل، باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے نظم و نسق کی تنظیم نو سے متعلق سفارشات پیش کرنے کی غرض سے قائم شدہ کمیٹی کی وہ رپورٹ منظور کر لی ہے۔ جس کے تحت مرکزی انجینئرنگ اتھارٹی کو ختم کر دینے کی سفارش کی گئی تھی۔ اس کمیٹی کی سفارش پر حکومت نے کانوں کا ایک بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں پٹرولیم، معدنیات طبقات الارضی جائزہ، اور تیل کی ترقیات سے متعلق شعبے شامل کر دیئے جائیں گے۔

سنٹرل انجینئرنگ اتھارٹی ملک میں ایک بڑا با اختیار ادارہ شمار ہوتا ہے۔ جس کے ذمے یہ تمام فریضہ ہے کہ وہ آب پاشی اور بجلی کی ترقیات سے متعلق حکومت کے متعدد منصوبوں کے حسن و قبح کا جائزہ لے۔ ایسے پروگراموں کا آغاز کرے اور ان میں ہم آہنگی قائم کرے اب اس کے فرائض وزارت تعمیرات و آبپاشی میں ایک چھوٹے سے یونٹ کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ جو بعض فنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوگا اس با اختیار ادارہ (انجینئرنگ اتھارٹی) کے زیادہ تر فرائض مشرقی اور مغربی پاکستان کے حال ہی میں قائم شدہ ان با اختیار خود مختار اداروں کے سپرد کئے جا چکے ہیں۔ جنہیں بجلی اور آب پاشی کے منصوبے سپرد کئے گئے ہیں۔

اس کمیٹی نے جو حکومت کے انتظامی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور اس کی کارکردگی کو زیادہ معیاری بنانے کی غرض سے قائم ہے۔ کانوں کا جو بورڈ قائم کرنے کی سفارش کی ہے۔ اس کا سربراہ ایک ڈائرکٹر جنرل ہوگا۔ جسے جائنٹ سیکرٹری کا منصب حاصل ہوگا۔ اس کا سب سے بڑا کام یہ ہوگا کہ ملک میں نجی اور سرکاری روپے کے صرفہ سے معدنی ذخائر کی تلاش اور انہیں کام میں لانے کا پروگرام بنائے

حکومت نے انہی دنوں سرمایہ کاری کو فروغ دینے سے متعلق جو بورڈ قائم کیا تھا۔ وہ بھی اس کمیٹی کی سفارش کا نتیجہ تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی نے اپنی ایک رپورٹ میں ایسی اہم سفارشیں پیش کی ہیں جن کا مرکزی حکومت کی کارکردگی کے فوائد پر دور رس اثر پڑے گا کمیٹی . . . . اب تک حکومت کو چھ رپورٹیں پیش کر چکی ہے۔ ان میں ایک فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے درجہ اور فرائض کے بارے میں ہے۔ کمیٹی نے ایک اور رپورٹ میں حکومت سے یہ سفارش کی ہے کہ سول ملازمین کے زاویہ نگاہ میں تبدیلی پیدا کی جائے گی۔ تاکہ وہ اپنے آپ میں حکومت کی سرگرمیوں کے فلاحی پہلو سے زیادہ قریبی جذبات بیدار کر سکیں۔

یہ کمیٹی جب سے قائم ہوئی ہے۔ اس کے اجلاس کم و بیش ہر روز ہو رہے ہیں۔ جن میں مختلف وزارتوں اور ان کے محکموں کی پیش کی ہوئی وہ معلومات اور اعداد و شمار زیر بحث آتے ہیں جن میں عملہ کی پوزیشن اور وہ جو کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس کے متعلق تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ اس کمیٹی نے دو ذیلی کمیٹیاں قائم کر رکھی ہیں جن میں سے ایک سب کمیٹی ایسے طریقوں کی سفارشات مرتب کرتی ہے۔ جن کے تحت مصارف میں بچت ہو سکے۔ اور ساتھ ہی کارکردگی کی رفتار بڑھ جائے دوسری سب کمیٹی عملہ کی تعداد اور بجٹ کے پیش نظر مختلف محکموں کی از سر نو تنظیم سے متعلق سفارشات پیش کرتی ہے۔

کمیٹی نے اپنا کام جلد تر مکمل کرنے کی خاطر فیصلہ کیا تھا کہ مجموعی رپورٹ کی تکمیل کے انتظار میں طویل مدت گزاری نہ جائے۔ اور جو جو سفارشات مرتب ہوتی جائیں۔ حکومت کو پیش کر دی جائیں۔ اس کمیٹی کے صدر پلاننگ کمیشن کے صدر مسٹر جی احمد ہیں۔ اور اس کے پانچ ارکان میں صدر کے سکرٹریٹ کے سکرٹری مسٹر فاروقی اسی سیکرٹریٹ کے ایک اور سیکرٹری مسٹر اے آر خان وزارت خزانہ کے سیکرٹری مسٹر ایچ اے مجید وزارت صحت و سماجی امور کے سکرٹری، مسٹر حامد علی وزارت دفاع کے سیکرٹری مسٹر خورشید اور پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ڈائریکٹر مسٹر ایوب شامل ہیں۔ صدر کے سیکرٹریٹ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر سعید اس کمیٹی کے سکرٹری ہیں۔

درخواست دعا۔ بفضلہ تعالیٰ امسال خاکسار کے تین بھائی چوہدری ضیاء الدین احمد، چوہدری جلال الدین احمد اور چوہدری سعید احمد انور علی الترتیب ایل۔ ایل۔ بی اور بی ٹی کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے صحابہ کرام۔ درویشان قادیان بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ صلاح الدین احمد ناظم جائداد و مشیر قانونی

ضروری اعلان

ایک پارکر فونٹین پن ۱۳/۴/۵۹ کی صبح کو آٹھ نو بجے کے درمیان تحریک جدید کے دفاتر کے قریب کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مجھے پہنچا کر مشکریہ کا موقعہ دیں۔

خاکسار ظہور احمد باجوہ
نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

غیر متروکہ قرار دی ہوئی جائدادوں کے متعلق تحقیقات

مرکزی حکومت کی طرف سے با اختیار ٹربیونل کے قیام کا اعلان

کراچی ۱۶ اپریل۔ مرکزی حکومت نے آج ایک ایسے ٹربیونل کے قیام کا اعلان کیا ہے جو ان افراد اور جائدادوں کے بارے میں تحقیقات کرے گا۔ جنہیں کسٹوڈین نے یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو اس کے بعد سے غیر تارک وطن فرد، یا غیر متروکہ جائداد قرار دے رکھا ہے۔ اس ٹربیونل کے دو ارکان میں سے ایک ہائی کورٹ کا جج یا سابق جج ہوگا۔

اس ضمن میں صدر نے آج جو آرڈیننس جاری کیا ہے اسے متروکہ جائداد کے نظم و نسق کا ترمیمی آرڈیننس مجریہ ۱۹۵۹ء کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے متروکہ جائدادوں کے نظم و نسق کے ایکٹ مجریہ ۱۹۵۷ء میں ترمیم کی گئی ہے۔ یہ آرڈیننس فوری طور پر نافذ العمل ہو گیا ہے اور ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک نافذ رہے گا۔ اس آرڈیننس میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر کسی کیس کا فیصلہ دیتے ہوئے کسٹوڈین نے یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو یا اس کے بعد کسی تارک وطن فرد کو غیر تارک وطن یا کسی متروکہ جائداد کو غیر متروکہ جائداد قرار دے دیا ہو تو مرکزی حکومت یہ کیس اس ٹربیونل کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔ تاکہ وہ اس کی تحقیقات کرے۔

اس آرڈیننس کے ذریعے اصل ایکٹ کی دفعات ۳، ۴، ۵، اور ۶ میں ترمیم ہوئی ہے۔ آرڈیننس کے مطابق کسی جائداد یا فرد کے بارے میں کسٹوڈین کے فیصلے میں ٹربیونل کی تحقیقات کے تحت تبدیلی کرنے سے قبل متعلقہ شخص کو صفائی پیش کرنے کا موقعہ بھی دیا جائے گا۔